Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries
and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 45

INDIAN INSTITUTE

خاتمہ

سری مہادیوجی کے فضل سے یہ اودہت کتھا منظومۂ منشی رام سہاے تمنّا خلف منشی پورنچند
بن منشی الیشری پرشاد متخلص بہ شعاعی قوم کالیستہ سکسینہ ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنو مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع لکھنو محلہ حضرتگنج مین بماہ جنوری ۱۸۹۸ء باراول طبع ہوئی

اعلان

چونکہ اس پوتھی کا حق تالیف ملکیت مطبع ہی لہذا کوئی صاحب چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نفرمائین

فہرست کتب از تالیفات و تصنیفات منشی رام سہائی تمنّا مترجم پوتھی ہذا

(۱) رہس پنچ ادھیائی (۲) گیتا مہاتم وگنیش چوتھ (۳) رسوم التعلیمات (۴) تقدیری کرشمہ (۵) گلگشت باغ لکھنؤ
(۶) احسن التواریخ یعنے تاریخ اودھ (۷) مثنوی سنبلستان حیرت (۸) یادگار ریاست بھوپال (۹) یادگار ریاست الور
(۱۰) نیپال سماچار (۱۱) نظم دلپذیر (۱۲) افضل التواریخ (۱۳) اشرف التواریخ (۱۴) گلدستہ کشمیر (۱۵) گلزار فرنگ
(۱۶) نافع صحت (۱۷) شکارنامہ اسد جنگ (۱۸) چمنستان میسور (۱۹) گلدستہ باغ نشاط (۲۰) گلدستہ تمنّا
(۲۱) کشن لیلا منظوم (۲۲) ہنومان چالیسا (۲۳) نغمۂ رامائن اردو (۲۴) بجرنگ ساٹھکا (۲۵) رام لیلا منظوم
(۲۶) کشن چالیسا (۲۷) گوربواہ (۲۸) شیو استت (۲۹) بجرنگ چالیسا (۳۰) ہنومان ساٹھکا فارسی
(۳۱) کرشن استت (باقی مختلف تذکرے جو ابھی یکجا ہوکر طبع نہین ہوئے۔

خوش ہمیشہ رہیں یہ دولہا دلہن
کی ہمنجل نے عجز سے تقریر
بارشِ گل ہوئی فلک سے وہیں
باصد اعزاز گوریپا اور گور
اے تمنا یہ شکر کا ہے مقام
آگے لکھنے کا کسکو یارا ہے

رہے ہر سبز و تازہ انکا چمن
شاکرِ لطف خاص ہے یہ حقیر
بس معطر ہوا دماغِ زمین
سوے کیلاش آ گئے فی الفور
کہ یہ ادبھت کتھا ہوئی انجام
آپ ہی کا فقط سہارا ہے
شیوسون عاصی ہے لا کلام سہائے

رسم شادی سے جب ہوئی فرصت
الغرض لیکے ساز اور سامان
تھے جو دولہا دلہن پہ لوگ نثار
حکم پایا کہ دیوتا بھی تمام
مجھپہ شیو جی نے مہربانی کی
یہ کتھا جو پڑھے کہ پڑھکے سنائے
رہے قائم کلام رام سہائے

پیش آ پہونچا موقعِ رخصت
ہوئی رخصت برات باصد شان
ہر طرف تھی صدا کہ جے جے کار
ہوئے رخصت بعزت و اکرام
تھی مددِ رحمتِ بھوانی کی
اے تمنا مراد دل کی وہ پائے

سمپورنم شبھم

قطعۂ تاریخ در صنعت زبر و بینات طبعزاد جناب منشی دہنپت رای صاحب متخلص بہ محقق خلف منشی جیسکہ رائے صاحب خیرآبادی فرمان نویس سلطانی متخلص بہ مقبول ساکن محلہ نوبستہ واقع شہر لکھنؤ

مطربِ خوش نوا بیا مژدۂ جانفزا شنو / باعثِ بخشش و ثواب گوربواہ نظم شد
از پئے سالِ ختم اوصاف زبر و بینات / گفت محقق این شتاب گوربواہ نظم گشت

سمبت ۱۹ بہ ۴۸ بکرماجیتی

ایضاً از حروف منقوطہ

چون بمحقق این خبر از رہِ معتبر رسید / بہتر و خوب نظم شد گوربواہ چہ بہسار
بُد بہوائے نظم سال گشت عیان ز معجبات / اشرف و دلپذیر گشت گوربواہ بیاد گار

سنہ ۱۸۰۱ کہ راسہ سالیا ہن

ماں نے دختر کی سنکے یہ باتیں
غور تو کر کچھ اسی عقیدت کوش
کب خلاف انکی شکل و صورت ہی
باغ میں جو موسم بہار آیا
التجا کی کہ ازرہ تعجیل
نوجوان بنگئے بصد خوبی
رخ نے سہرے کی شان دکھلائی
جامۂ سرخ سے تھی رونق تن
مصرعۂ قد پاک یکتا تھا
ساتھ میں تھا رکھیشروں کا ہجوم
شکل جاماد سے ہوا دل شاد
جب ادا سب نے رسم بھانور کی
بھیڑ تھی دیوتاؤں کی پس پشت
بولے برہما کہ ہو معاف خطا
غسل سے انکو پاک و صاف کرو
ہوا اس تخم سے جو اک فرزند
الغرض رسم کی جو بھانور کی
بج رہی تھیں بدھیان ہر سو

ہوگی برہم سنائیں صلواتیں
بڑھکے شمبھو سے کون ہے ذی ہوش
یہ بھی اک شان و طرز قدرت ہے
دل بیتاب کو قرار آیا
اپنی صورت کو کیجیے تبدیل
جنکی صدقے تھی شان محبوبی
سیج جو بوچھو تو بنکے بن آئی
اپنا جوبن دکھاتا تھا جوبن
سرو موزون کو خود ہی سکتا تھا
آمد آمد کی مچگئی پس دھوم
لوگ دینے لگے مبارکباد
صاف قسمت چمک گئی گھر کی
دیکھی برہما نے گوری کی انگشت
ہوگئی مجھ سے صاف صاف خطا
کچھ نہ سامان انحراف کرو
بخشا سورج کو باد دل خرسند
خوش طبیعت تھی دخت دادر کی
سب تھے مدام گوری شمبھو

کشن جی نے یہ دیکھکر احوال
بستی آباد انھیں کے دم سے ہوئی
کشن جی کی جو یہ سنی تقریر
جا کی نارد نے شیو سے حال کہا
بحر لطف و کرم جو جوش پہ تھا
بھولے بھالے سے وہ بنے جو بنے
رنگ رخ نے یہ رنگ دکھلایا
ہاتھ مہندی سے لال تھے سر دست
جھل رہی تھیں جنو رسری گنگا
جب یہ انداز دیکھے مینا نے
پونچے شیو جی لساعت نیکو
دھوم تھی شادی بھوانی کی
تخم برہما وہیں زمیں پہ گرا
درگذر کرکے جرم برہما سے
الغرض غسل کرکے برہما جی
قایم اتبک وہ آسمان پر ہے
دیوتا لوگ تھے کمال نہال
صف بصف لوگ تھے ادب سے کھڑے

تازہ فرمایا آکے گلشن قال
قدرت ایجاد انھیں کے دم سے ہوئی
ہوئی خاموش وہ زن دلگیر
راز درد و غم و ملال کہا
اچھے خاصے وہ بنگئے دولہا
سرو قد آگئے انکے بھر نہ تنے
لطف و شادی کا ڈھنگ دکھلایا
مثل گل نرم گال تھے سر دست
سر سے تھیں جلوہ گر سری گنگا
دل میں گھر کرلیا تمنا نے
پڑی بھانور بٹھایا گوری کو
دیوتاؤں نے شادمانی کی
دل شمبھو غضب کی سمت پھرا
بولے کیلاش ناتھ گنگا سے
ہوگئے پاک دل بلطف و خوشی
برہما جی ہی خطاب النور رہی
خواب میں تھا نہ ذکر رنج و ملال
دے رہی تھی دعائیں چھوٹی بڑی

خود ہمنچل نے جبہہ سائی کی
بشن و برہما بھی ہم رکاب ہیں خود
دل مینا میں فکر تھی ہر بار
دیکھا مینا نے جو بکلفت و آہ
ساتھیوں میں نہیں ہوا خواہی
اتنے میں دیکھا سامنے نوشاہ
خاک تھی رخ پہ تھا نہ گلگونا
سنکے مینا یہ کلمۂ پُر غم
بولی نارد سے دشمنی کیون کی
شیو کے آئین وہ نامہ بر تو نہ لا
تھی ہمنچل کو بھی نہ آسائش
شیو ہیں آفاق میں خجستہ نہاد
محفل عیش کو نہ برہم کر
کہا شیو جی بڑے سخندان ہیں
انکی نسبت خیال نشک ہے فضول
باز آئی میں اس نصیحت سے
گور نے دیکھکر یہ رنج و فتور
انکی صورت جو دلکو بھائی ہے

سب ادا رسم پیشوائی کی
روبرو ماہ و آفتاب ہیں خود
اسمیں شمبھو ہیں کونسے سردار
راکھش اور پشاچ ہیں ہمراہ
کیسے ابتر ہیں شیو کے ہمراہی
ثور پر تھا سوار با صد جاہ
رنج اس حال سے ہوا دونا
ہوگئی مبتلای رنج و ستم
ہای پُرغم مری بنی کیونکی
کرون جی بھر کے انسے میں بھی گلا
آیا فوراً برائے فہمائش
انسے بڑھکر ملیگا کیا داماد
وہم کو اپنے دلسے تو کم کر
قادر حال جن و انسان ہیں
ہوگی کیا شی بجز ملال حصول
خوب واقف ہوئی حقیقت سے
مان سے تقریر کی یہ عجز و شعور
ہر طرح صورت صفائی ہی

دیکھا ہمراہ اک زمانہ ہی
مجمع دیوتا ہی جلوہ فگن
نارد اتنے میں بول اٹھے ہنسکر
اڑ گئے ہوش کیا یہ صورت ہے
کوئی بہیرو ہی کوئی ریم ہی
مار گردن میں دیکھے پیچیدہ
بولے نارد کہ خوب ہے قسمت
تھی جو صورت بچشم خود دیدہ
پیشتر سے نہ نام کو ٹو کا
مجھکو کیون سبز باغ دکھلایا
بولا فکر فضول ہی ناحق
چاہیں جس بھیس میں دکھائیں یہ روپ
کچھ نہ مانی جو بات مینا نے
دیوتاؤن کی شان شیو جی میں
بولی مینا کہ دل جلاتی ہو
قبل شادی نہ کچھ بھی ذکر کیا
جلوہ شیو بری فتور سی ہی
دیکھو چہرہ سے ہی جہان پُر نور

روبرو لطف جاودانہ ہے
مدح شمبھو میں سب ہیں گرم سخن
دیکھو شیو کا وہ آتا ہی لشکر
کیسا سامان پُر کدورت ہے
دل لشکر یہ صدمۂ غم ہے
دل ہوا جوش غم سے رنجیدہ
پایا داماد ایسا با حشمت
ہوگئی بیقرار و رنجیدہ
میری دختر کو آگ میں جھونکا
گھر میں اندھا چراغ دکھلایا
کسلیے دل ملول ہی ناحق
کبھی سایہ ہے نہیں کبھی ہو دھوپ
آکے سمجھایا خوب برہما نے
تن گوری کی جان شیو جی ہیں
زخم پر زخم کیون لگاتی ہو
مجھکو پابند دام فکر کیا
دھوکا ناحق ہے تمکو دور سے ہی
دیکھو آنکھون میں ہے خوشی کا سرور

پیغام بھیجنا مہادیوجی کا ہمنچل کو شادی کیواسطے

راہ مطلب نکلنے والی ہے
نظم اسطرح ذکر عالی ہے
شیوجی جب گور سے ہوئے رخصت
سوئے کاشی گئے بصد عجلت

گور بھی وانسے اپنے گھر آئین
لب پہ شادی کا ماجرا لائین
سپت رکھو کو بلایا شیو نے ادھر
بولے پیغام لطف دو جاکر

پدر گور سے پیام کہو
جو کہون مین وہ لاکلام کہو
دم الفت وہ جان و دل سے بھرین
گور کا بیاہ میری ساتھ کرین

سپت رکھو ہوگئے روانہ ادھر
پہونچے جاکر در ہمنچل پر
گوش زد کردیا وہ مژدۂ نیک
جوش شادی سے خوش ہوا ہر ایک

کی ہمنچل نے عرض ای مہراج
شیو ہین خود دیوتاؤنکے سرتاج
اونسا داماد گر ملے مجھکو
نخل دل کا ثمر ملے مجھکو

اونکے قدمون سے گھر منور ہو
شاد و مسرور میری دختر ہو
رندھنی تھی زن خجستہ نہاد
پہونچی مینا کی پاس ہوکر شاد

اوسنے شمبھو کی خوب کی تعریف
چشم و ابرو کی خوب کی تعریف
مان نے دختر کو پاس بلوایا
جلوۂ حسن سب کو دکھلایا

رکھو ہوئے شاد دیکھکر رخ پاک
ہوا پُرنور دیدۂ ادراک
بھگوتی کو دعائین دین سبنے
پایا مطلب ہر اہل مطلب نے

رکھو ہونے رخصت آئے جانب شیو
گویا پوری ہوئی مطالب شیو
نشۂ بنگ مین وہ چور ہوئے
تازہ اس جشن کی سرور ہوئے

بولے نارد سے دو خبر جاکر
بشن و برہما ہون جلوہ گر آکر
چاند سورج زمین ستارے
آئین محفل مین دیوتا سارے

میری محفل مین جو نہ آئیگا
خطر راحت نہ پھر اٹھائیگا
الغرض نارد خجستہ شعار
سب سے کہہ آئے مژدۂ دربار

مہادیوجی کی برات جانا ہمنچل کے مکان پر

آگے شیوجی کی ہے برات کا لطف
لکھو قلم تو بھی بات بات کا لطف
پہونچا کانون مین مژدۂ بہبود
دیوتا آکے سب ہوئے موجود

در دولت پہ سب ہوئے حاضر
کھلگیا سبکا غنچۂ خاطر
اہتمامی تھے اہل دانش و غور
بزم شادی سجی گئی فی الفور

دھوم سے شمبھو کی چلی جو برات
ساتھیونکو ملا مذاق حیات
باجے گاجے خوشی کی بجنے لگے
گویا بادل کی دل گرجنے لگے

گونجی نقارخانے کی آواز
سازِ امید ہوگیا دمساز
جب برات آکے پہونچی نزد
اثر خرمی ہوا دل پر

ہان اگر اسمین کدورکا و شبہ
خیر گورجی نے راہِ مطلب لی
بدل وجان عبادت شیو کی
سری نارد نے پیش شیو شنکر
بولے ای گل ہے کیون حال تر
ہے سدا شیو کا عشق انہین پیدا
بولے اپنا یہ گرکہین جو حال
بیگمان مجکو فکرِ شمبھو ہے
ہنس کو زاغ سے کہان نسبت
بنگ بی پی کے رہتے ہین بدمست
جسم ہے زار کچ ادا قد ہے
گورجی نے جو یہ سنین باتین
تم اگر دیکھو پاتی شیوجی کو
شیو وہ ہین جنکی بات بالا ہے
نوجوان اہلِ عشق و ناز ہین وہ
کہکے یہ بات ہوگئین برہم
امتحان لیکے شیو نے دیبی کا

کون پھر مانع پرستش ہے
آرزو نے بناہ مطلب لی
کہ ہون مطلوب الفتِ شیو کی
آکر دی ان عبادتون کی خبر
کیون ہے تو شلِ خارکھل کھلکر
ہین دل و جان سے تام شیدا
کیا عجب ہے جو شیو ہون انپہ دیال
عشقِ رخسار چشم و ابرو ہے
وشت کو باغ سے کہان نسبت
ہمت آسا ہے تاب و طاقت پست
جو ہین بدا و انکا طرز بھی بد ہے
بولین بس بس اسکا گرو گھاتین
ہوتی الجھن نہ پھر کبھی جی کو
مرتبہ انکا سب سے اعلیٰ ہے
دیوتاؤن مین سرفراز ہین وہ
ہمنشینون سے کو لین با صد غم
پردہ کھولا دلِ حقیقی کا
دلسے عشاق ہوگئے راضی

جسجگہ شیو نے کی عبادت تھی
سب اوتار البابس صاف و تفسیر
فکر شیو جا پڑی پھر ہوئی ہو ہین
تھا جو منظور شیو کو بھگت کا پیر
گور تو چپ تھین صورت تصویر
ہے عبادت اسی سبب سے پسند
گور بولین کہ اے ستوودہ صفات
سنکے یہ بات بول اٹھا جوگی
تم تو ہو ماہ چرخِ دلداری
آنکھین پر پھر ہونٹہی صنوبر ہی
نہ وہ خوبرو ہین نہ صاحب علم
کیسے گستاخ و بیحیا تم ہو
تم اگر دیکھو انہین کہین پاتی
افتخار جہان ہے ذات انکی
خلق ہے انکی مہربانی ہے
ایسے جوگی کو شاں دو دیا نسے
جلوۂ خاص اپنا وکھلایا
مٹ گئی کلفتِ غمِ ماضی

وہین تم مائلِ ریاضت ہو
خاک تن کو بنایا اپنا انیس
بیخودی مین بسر ہوئی ہو ہین
نکلے سنیاسی پونچے گور کے پاس
ہمنشینون نے کی مگر تقریر
پر ابھی تک ہے باب مطلب بند
راست ہے میری ہم نشینو کی بات
ایسے شمبھو سے نفع کیا لو گی
وہ سیہ فام اور جٹا دھاری
سارا انداز پر کدورت ہے
نہین مطلق خیال الفت و علم
کیسے اہلِ جفا گدا تم ہو
آنکھین کھل جاتین ہوش آجاتے
امتیاز زبان ہے بات انکی
کون دنیا مین انکا ثانی ہے
خار آسا نکالدو یا نسے
نقد امید گور نے پایا

سری گنیشاے نمو نمہ

نام شیو جی جو ورد لب ہو جائے | رخصت کلفت و تعب ہو جائے
لب مطلب کا جو صلہ نکلے | بم مہادیو کی صدا نکلے

ہو سری گور کا جو دلکو خیال | پیش آئے نہ مشکل رنج و ملال
نام سے انکے نامور ہو بشر | ذکر سے انکے باخبر ہو بشر

شمبھو مشہور ہین جو اردھنگی | گوری پہ ہی فدا خوش آہنگی
دونون ذاتین بہار عالم ہین | قادر کاروبار عالم ہین

جیسے گوری ہین ویسے شمبھو ہین | گل گلشن ہے گر تو وہ بو ہین
انھین دونون کا دھیان مین ہے | دائمی ربط آب و گل مین رہے

اے تمنا جہگا کی فرق نیاز | اس کتھا کو خوشی سے کر آغاز

سری گور کا عبادت کرنا اور شیو جی کا بھیس بدلکر امتحان لینے کو آنا

نامور کیون نہو مرا نامہ | یون کہتا شیو کی لکھتا ہی خامہ
نارد اک روز بے غم و وسواس | بادب پہونچ جاکے گور کے پاس

کی یہ تقریر ای خجستہ سیر | آپ بیشک ہین قابل شنکر
وہ اگر بے نظیر عالم ہین | آپ بھی اونکی آگے کیا کم ہین

نکلے گر رسم و راہ کی صورت | خوب ہوگی بناہ کی صورت
ہو تمنا جو خود بدولت کی | کیجیی فکر کچھ عبادت کی

گور نے جوش فکر لا حل سے | کی اجازت طلب ہمنجل سے
باپ بولا کہ عذر کیا اسمین | ہی ہمارا ہی تو بھلا اسمین

ان کے پاس آئین بھگوتی جب پھر | وہی تقریر مدعا کی پھر
سنکے مینا یہ کلمۂ پر جوش | مثل تصویر ہو گئی خاموش

بولی آخر کو بعد فکر و خیال | ہی ریاضت کا کام سخت محال
تم ہو نازک تمھارا کیا دل ہی | بار سختی اوٹھانا مشکل ہی

چھوٹے سی سن مین جھیلنا سختی | ہوگی کب شاہد جوان بختی
نہین قابل جفاکشی کے سن | کھیلنے کودنے کے ہین ابھی دن

Garhwal
INDIAN ... STITUTE

سری ناگیش نگیش دھاری مہادیو جی کی کرپاسی

نظم ارجمند خاطر پسند تعریف و ستت مین گوربواہ سری مہادیو جی آمی کے بس مرغوب و دلخواہ

گوربواہ

نتیجہ فکر بلند شاعر نکتہ زاے منشی رام سہای صاحب متخلص بہ تمنا لکھنوی

مطبع نامی منشی نول کشور مین بخش اسلوبی طبع ہوا

Gaur-biwāh.

16.E.45.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.